

# الحجیبت

ہفت روزہ  
نئی دہلی

جلد: ۳۵ شماره: ۸  
۲۵ فروری تا ۳ مارچ ۲۰۲۲ء - ۲۹ تا ۲۳ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ  
Year-35 Issue-8 25 February - 3 March 2022 Page 16

## امیروں اور غریبوں کے نام پر وجوہیں آپہنکے ہیں

# دوستستان

## پارلیمنٹ میں راہل گاندھی کی للکار

پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس میں تحریک شکر پر تقریر کرتے ہوئے کانگریس کے سابق صدر مسٹر راہل گاندھی نے یہ کہہ کر سب کو چونکا دیا کہ ہندستان دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے، ایک امیروں کا ہندستان ہے اور دوسرا غریبوں کا ہندستان۔ مسٹر راہل گاندھی نے جو کہا ہے وہ آج ہمارے ملک کی ایک ایسی حقیقت ہے جس کا بہر حال انکار ممکن نہیں ہے۔ محمد سالم جامعی

اب جبکہ ہم ایک اور یوم جمہوریہ سے گزر کر آگے بڑھ رہے ہیں، یہ تلخ حقیقت ہمارے سامنے ہے کہ سماج کو ایک طرف پھینکتے ہوئے ہم پوری طرح سے سرمایہ دارانہ مملکت بن چکے ہیں اور کم ہونے کے بجائے یہاں نابرابری برابر بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ یہ بات بھی صحیح ہے کہ سماج کو اس کے اصل مرکز ماسکو اور بیجنگ میں بھی دفن کر دیا گیا ہے لیکن انھیں اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا جبکہ ہندستان میں ایک بہت بڑی تعداد کو اس کی زبردست قیمت ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ جیسا کہ اس سلسلہ میں آنے والی بہت سی جائزہ رپورٹوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ (باقی صفحہ)

رہے۔ انگریزوں نے تو باقاعدہ ایک بااختیار اور مضبوط طبقہ قائم کر دیا اور انھیں 'سر'، 'رائے بہادر'، 'رائے زادہ' جیسے خطابوں سے نوازا گیا۔ آزادی کے بعد امید بڑھی تھی کہ اگر یہ غیر برابری ختم نہیں ہوئی تو کم تو ہو ہی جائے گی اس لیے کہ ہمارا دستور جہاں معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی انصاف پر زور دیتا ہے وہاں وہ مواقع کی برابری کے عہد کا اظہار بھی کرتا ہے۔ ۱۹۷۶ء میں ایمر جنسی کے دوران اس میں ہندستان کو سماجی متحده جمہوری مملکت بنانے کا بھی وعدہ شامل کیا گیا تھا۔ سماج کو دستور میں شامل کرنے کا یہی مقصد تھا کہ یہاں سب کو یکساں مواقع ملیں گے، مگر

کانگریس کے سابق صدر مسٹر راہل گاندھی نے پارلیمنٹ میں صدر کے خطبہ پر شکر کی تحریک میں حصہ لیتے ہوئے یہ کہہ کر پورے ملک اور پارلیمنٹ کو چونکا دیا کہ ہندستان دو حصوں میں تقسیم ہے، ایک امیروں کا ہندستان ہے اور دوسرا غریبوں کا ہندستان اور حالانکہ بحث کا جواب دیتے ہوئے ہمارے وزیر اعظم نے اس پر کافی لپیلا پوتی کرنے کی کوشش کی ہے مگر یہ ایک تلخ سچائی ہے کہ ہندستان کبھی بھی سب کے لیے برابری والا ملک نہیں رہا۔ غیر برابری یہاں متحکم ہے۔ ہمارے راجہ اور شہنشاہ رعایا کو لوٹتے رہے اور خود آسائش کی زندگی بسر کرتے

- ٹرونگ: ایک سماجی برائی ص ۵ • اسلامی شناخت اور دینی تشخص کی حفاظت کیلئے تعلیم و تربیت کے وسائل پر توجہ کی ضرورت ص ۸
- مولانا محمد مرتضیٰ اسعدی کا سانحہ ارتحال ص ۹ • ماہ رجب: شبِ معراج اور بدعات و خرافات ص ۸





# دُبہ بنداشیا: احتیاط ضروری • ہرحال میں شکر خداوندی کیجئے

## • مادہ پرستانہ دور میں دوستوں کی تلاش

بنیادی غلطی کرتے ہیں۔ کسی سائنس کا مقولہ ہے کہ دنیا میں آدھے لوگ اس لئے دُھی ہیں کہ غلط لوگوں سے امیدیں وابستہ کر بیٹھتے ہیں اور باقی آدھے اس لئے دُھی رہتے ہیں کہ سچے اور کھرے لوگوں پر شک کرتے رہتے ہیں۔

امید ہر ایک سے وابستہ نہیں کی جاتی اور ہر ایک کو شک کی نظر سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ دنیا طرح طرح کے لوگوں سے بھری پڑی ہے۔ جو اچھے ہیں وہ ہرحال میں اچھے ہی رہتے ہیں اور جنہوں نے طے کر لیا ہے کہ برے ڈھنگ سے جینا ہے انہیں دنیا کی کوئی طاقت ڈھنگ سے زندگی بسر کرنے کی تحریک نہیں دے سکتی۔ جب ہم کسی مخلص دوست کی تلاش میں نکلتے ہیں تو کبھی کبھی کسی کی اداکاری سے متاثر ہو کر اسے اپنا سمجھ لیتے ہیں، امیدیں وابستہ کر بیٹھتے ہیں۔ غلط لوگوں سے امیدیں وابستہ کرنے کا وہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے جو ہونا چاہیے۔ یعنی ہم بالآخر بچھتاوے سے دوچار ہوتے ہیں۔ دنیا اداکاروں سے بھری پڑی ہے۔ ہر ایک پر آنکھ بند کر کے بھروسہ نہیں کیا جاسکتا اور دوسری طرف انہیں بھی شناخت کرنا لازم ہے۔ جن میں خلوص پایا جاتا ہے۔ خلوص کی قدر کی جانی چاہیے۔ اگر ہم کسی معاملے میں دھوکا کھانے کے بعد ہر ایک پر شک کرتے رہیں تو کبھی کسی کا خلوص پانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

نئے اور مخلص دوست تلاش کرنے کے معاملے میں ہمیں غیر معمولی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ خلوص اور خلوص کی اداکاری کا فرق جاننے کی صلاحیت ہم میں ہونی ہی چاہیے۔ کوئی ہمارے لئے مخلص ہو تو اس کو موزوں رسپانس دیا جانا چاہیے۔ کسی بھی کھرے اور سچے انسان کو اگر بروقت مناسب جواب ملے تو تعلقات میں استحکام پیدا کرنا زیادہ دشوار ثابت نہیں ہوتا۔

نئے مخلصانہ اور بار آور تعلقات استوار کرنے کے معاملے میں عوام کے ساتھ قوموں اور ملکوں کو بہر قدم بہت سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہیے۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں صرف خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ تعلقات کا معاملہ بھر پور توجہ اور احتیاط کا طالب رہتا ہے۔ دنیا میں طرح طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ کسی نے دھوکا دے دیا ہے تو سب کو دھوکے باز سمجھنا قرین دانش نہیں۔ اسی طور کوئی بہت خلوص سے ملا ہے تو محض اس بنیاد پر سبھی کو مخلص سمجھ لینا معقول رویہ نہیں۔ تعلقات بہت سی غیر معمولی احتیاط چاہتے ہیں۔ □□

کرنے والوں کی رائے یہ ہے کہ دنیا میں مصائب کا سامنا اس امر کا اشارہ بھی ہے کہ خالق ورب نے خطاؤں سے صرف نظر نہیں کیا اور تادیب کا بھی اہتمام کیا۔ یعنی سزا کے لئے منتخب ہونا بھی اللہ کی نعمت ہے۔ بد نصیب وہ ہے جو گناہ پر گناہ کئے جاتا ہے اور رب کی طرف سے تادیب کا سامنا نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے آخرت تک ڈھیل دے دی گئی ہے اور وہاں آخرت میں نیچے کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔

جب تک دم میں دم ہے، رب کا شکر ادا کرتے رہنے ہی میں عافیت ہے۔ نعمت ہاتھ آئے یا مصیبت کا سامنا ہو، ہرحال میں اللہ کا شکر گزار رہنا ہی دانش مندی ہے۔ افکار و اعمال تو ایسے ہیں کہ آگ اور پتھر برسائے جانے چاہئیں۔ ایسے میں پانی کی کمی و بیشی پر شکوہ کتناں رہنے کے بجائے اللہ سے رحمت کی بھیک مانگنا ہی عقل کا سودا ہے۔

### مادہ پرستانہ دور میں دوستوں کی تلاش

خالص مادہ پرستانہ سوچ نے زندگی کے بیشتر امور کو خود غرضی اور مفاد پرستی کے چال میں پھنسا دیا ہے۔ جو زندگی کو متوازن، مستحکم اور دانش مندانہ انداز سے بسر کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں ان کے لئے یہ صورتحال انتہائی پریشان کن ہوتی ہے۔ ماحول میں پیدا ہونے والی خرابیوں کے ہاتھوں رشتوں اور تعلقات میں در آنے والی کشیدگی، بدگمانی اور عدم توازن دور کرنے کی کوشش میں باعوم ناکام رہنے کی صورت میں جب مخلص دوستوں کی تلاش ہوتی ہے تو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مخلص دوستوں کی تلاش عام طور پر ناکام کیوں رہتی ہے؟ اس سوال پر غور کرنے کی زحمت کم ہی گوارا کی جاتی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ مخلص دوستوں کی تلاش کے حوالے سے ہم ایک

دیا۔ تشکر کی عادت پروان نہ چڑھانے کا یہی نتیجہ برآمد ہوا کرتا ہے۔

دنیا آخرت کی ہمتی ہے، ہم یہاں جو کچھ بونیں گے وہی آخرت میں کائیں گے۔ اس دنیا کی کوئی بھی تکلیف ابدی ہے نہ آسائش۔ سب کچھ ایک خاص مدت تک ہے مگر ہاں آخرت میں جو کچھ ہے وہ ابدی ہے، جو کچھ عارضی ہے اس پر ہم مرے اور مٹے جاتے ہیں اور جو کچھ ابدی ہے ہمیشہ کے لئے رہنے والا ہے، اس کے لئے تیاری کرنے کے بارے میں ہم سوچتے ہیں، نہ سنجیدہ ہوتے ہیں۔ جب انسان اپنے خالق

صرف نعمتوں پر نہیں بلکہ مصائب پر بھی اللہ کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ کسی بھی مصیبت کے نازل ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرنا اس لئے لازم ہے کہ اس سے بڑی مصیبت آسکتی تھی مگر نہیں آئی۔ اور پھر یوں بھی ہے کہ بہت سوں کو اعمال کی اچھی خاصی سزا دنیا ہی میں دے دی جاتی ہے۔ اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔

اور رب کی منشا کے مطابق زندگی بسر کرنے کو اپنا بنیادی مقصد بنانا ہے تب اس کے باطن پر یہ نکتہ متکشف ہوتا ہے کہ اس دنیا میں ہمارا قیام صرف اس لئے ہے کہ ہرحال میں اللہ کا شکر ادا کریں۔ صرف نعمتوں پر نہیں بلکہ مصائب پر بھی اللہ کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ کسی بھی مصیبت کے نازل ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرنا اس لئے لازم ہے کہ اس سے بڑی مصیبت آسکتی تھی مگر نہیں آئی۔ اور پھر یوں بھی ہے کہ بہت سوں کو اعمال کی اچھی خاصی سزا دنیا ہی میں دے دی جاتی ہے۔ اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔ ہر معاملے میں اللہ کا شکر ادا

کچھ بھی کھلا کر اپنا منافع کمانا چاہتی ہیں، سروے میں بتایا گیا ہے کہ اس طرح کے کھانے سے کینسر تک کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، ہندوستان میں اس کے نقصان سے بچنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حکومت پر تنقید کے بعد ایف ایس ایس آئی نے محفوظ کھانے کی اشیاء سے متعلق ایک مسودہ تیار کیا ہے، جس کے تحت کھانے کی کمپنیوں کو ڈبہ بند اشیاء کی تیاری میں موجودہ ساسا چینی اور نمک کے اعلیٰ سطح کا ڈیکورنگ رنگ میں کرنا ہوگا، یہ بھی بتانا ہوگا کہ ڈبہ بند کھانے کی اشیاء کی تیاری میں کتنی مقدار میں کوئی کوئی اشیاء ملائی گئی ہیں، اس ریگولیشن کے اور بھی سخت طریقہ کے مطابق اس پر عمل بھی ضروری ہے، کیونکہ کھانے پینے کے معاملہ میں ریگولیشن سے زیادہ بڑا رول شعور کی بیداری کا ہوتا ہے، اس کیلئے صارفین اور استعمال کنندوں کو مختلف طریقے سے چوکس بھی کرنا ہوگا تاکہ منافع خوروں سے لوگوں کی صحت کو بچایا جاسکے۔

### ہرحال میں شکر خداوندی کیجئے

ہر دور کا انسان اپنے رب کو پہچاننے اور اس کی بات ماننے میں سائل سے کام لیتا رہا ہے۔ اس کا سبب سمجھنا زیادہ دشوار نہیں۔ انسان عمومی سطح پر دنیا داری سے بلند نہیں ہوا۔ یہ سوچ کا معاملہ ہے۔ سوچ کا سانچا ہی طے کرتا ہے کہ ہم کبھی زندگی بسر کریں گے۔ عام آدمی دنیا میں پائی جانے والی آسائشوں کے حصول ہی کو زندگی کا بنیادی مقصد سمجھ لیتا ہے۔ وہ زندگی بھر آسائشوں کے حصول کی تک دو دو میں مصروف رہتا ہے۔ جب اپنی محنت یا مرضی کے مطابق سب کچھ نہیں مل پاتا تو انسان گلے شکوے کرتا ہے۔ اپنے آپ کو اپنے جیسوں کو مورد الزام ٹھہرانے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے خالق اور رب سے بھی شکوہ کرتا ہے کہ اس نے وہ سب کچھ نہیں

### دُبہ بنداشیا: احتیاط ضروری

ڈبوں میں پیک اشیاء کے بارے میں پہلے بھی خدشات کا اظہار ہوتا رہا ہے لیکن اب ان کے نمونوں کی جانچ کے بعد معلوم ہوا ہے کہ ”سچو ریٹیل فیٹ“ چینی وغیرہ ان میں ضرورت سے زیادہ ہوتے ہیں، اس سے نہ صرف جان لیوا موٹاپا اور نائپ 2 ڈی اینجیئر کو بڑھا دیتا ہے بلکہ بارٹ ایک کا اندیشہ بھی کئی گنا بڑھ جاتا ہے، آکسفورڈ یونیورسٹی کے جارج انسٹی ٹیوٹ فار گلوبل ہیلتھ نے یہ سروے ۱۲ ملکوں کے 4 لاکھ سے زیادہ کھانے اور پینے کی اشیاء کے نمونوں کی جانچ کی بنیاد پر کیا ہے، اس کے نتیجے میں ”اوبی سی ٹی ریپوز جزل“ میں رپورٹ شائع ہوئی ہے، ان میں کھانے اور پینے کی اشیاء میں استعمال کئے گئے ضروری نمک، چینی، پروٹین، کیلشیم، فائبر وغیرہ کی مقدار کو جانچا گیا ہے، ملکوں کو ہیلتھ اشار ریٹنگ سسٹم کی بنیاد پر نمبر دیئے گئے ہیں۔ بہتر پیکٹ فوڈ اور یوریز کے معاملہ میں سب سے اوپر برطانیہ (۲۴۸۳) اشار ریٹنگ، پھر امریکہ (۲۴۸۲) اور اس کے بعد آسٹریلیا (۲۴۸۱) کا نام ہے، ہندوستان کو (۲۴۷۲) کی ریٹنگ ملی ہے، جبکہ چین کو (۲۴۳۳) اور جاپان کو (۲۴۳۳) کی ریٹنگ دی گئی ہے، سروے میں اہم رول ادا کرنے والی ایلیٹ ایٹھ ڈیٹا نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ عالمی سطح پر ہم بہت زیادہ پراسیسڈ فوڈ کے عادی ہو رہے ہیں، سوپر مارکیٹ میں جانے والے شوٹین خراب وسا، چینی اور غیر معیاری نمک والی اشیاء کو لیکر گھر جاتے ہیں اور بیمار پڑتے ہیں۔ بدقسمتی سے اس کی سب سے زیادہ مارجن ملکوں کے لوگوں پر پڑ رہی ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ لوگ اس کے نقصان کے بارے میں نہیں جانتے ہیں اور نہ ہی سمجھتے ہیں، شہر کی آبادی میں اضافہ اور کام کاج کے روپ میں آئے بدلاؤ نے بھی کھانے پینے کے طریقے کو بدل دیا ہے، اکیسویں صدی کے ہندوستان میں خواتین بھی کام کاج کیلئے گھر سے باہر نکلی ہیں تب سے ڈبہ بند کھانے کا پلن تیزی سے بڑھا ہے۔

بچوں میں تو ڈبہ بند کھانے کی دیوانگی ہے، ایک تو یہ کھانے میں کافی سہولت بخش ہے تو دوسری طرف کھانے کو تیار کرنے کی پریشانی سے بھی نجات دیتا ہے اور وقت بچاتا ہے، لیکن لوگ یہ بھول رہے ہیں کہ اسے بنانے والی کمپنیوں کو آپ کی صحت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، وہ تو

بچوں میں تو ڈبہ بند کھانے کی دیوانگی ہے، ایک تو یہ کھانے میں کافی سہولت بخش ہے تو دوسری طرف کھانے کو تیار کرنے کی پریشانی سے بھی نجات دیتا ہے اور وقت بچاتا ہے، لیکن لوگ یہ بھول رہے ہیں کہ اسے بنانے والی کمپنیوں کو آپ کی صحت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، وہ تو

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر اور دارالعلوم دیوبند کے معاون مہتمم امیرالہند حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری نور اللہ مقدرہ

کی حیات و خدمات پر مشتمل

# امیرالہند دران نمبر

اپنی پوری شان کے ساتھ منظر عام پر آچکا ہے

صفحات: ۸۱۲ سائز: ۲۳×۳۶ قیمت: 800/-

ہفت روزہ الجمعیت نئی دہلی کا بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

موبائل: 09868676489 — ای میل: aljamiatweekly@gmail.com

ہفت روزہ الجمعیت انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے، لاگ آن کریں: www.aljamiat.in  
رابطہ: 9811198820 ای میل: aljamiatweekly@gmail.com

### شرح خریداری

سالانہ ..... 200/-  
ششماہی ..... 100/-  
نی پچہ ..... 5/-  
پاکستان اور بنگلہ دیش کے لئے ..... 2500/-  
دیگر ممالک کے لئے ..... 3000/-  
رابطہ: منبر ہفت روزہ الجمعیت مدنی ہال (دیسمنٹ) ۱ بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲  
فون: 011-23311455

### ضروری اعلان

آپ براہ کرم مدت خریداری ختم ہونے سے پہلے ہی ذرا لانا ارسال فرمائیں۔ خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔  
ادائیگی کے طریقے: 1 بذریعہ پی پی آرڈر  
2 PhonePe یا Paytm کے ذریعہ  
9811198820 پر  
ALJAMIAT WEEKLY  
3 آن لائن ادائیگی کیلئے بینک اکاؤنٹ کی تفصیل  
A/c. 912010065151263  
Axis Bank, Branch: Chitranjan Park, N.D.  
IFS Code: UTIB000430